حدیث، علوم حدیث اور علوم سیرت میں ادارہ تحقیقات اسلامی کی تصنیفی خدمات: چند اہم کتابوں کا تجزیاتی مطالعہ

مبشر حسین ۞

ادارہ تحقیقات اسلامی نے حدیث، علوم حدیث اور علوم سیرت کے ضمن میں کئی علمی مطبوعات شائع کی ہیں جن میں سے بعض مستقل نوعیت کی کتابیں ہیں جو براہ راست مذکورہ موضوعات میں سے کسی موضوع کو زیر بحث لاتی ہیں، البتہ بعض کتابوں کے کچھ ابواب حدیث / سنت یا سیرت یا علوم حدیث کے کسی ذیلی موضوع سے تعرض کرتے ہیں، مثلاً ادارے کی بہت سی ایسی مطبوعات ہیں جو بنیادی طور پر اصول فقہ سے تعرض کرتی ہیں مگر ان میں بھی حدیث و سنت یا علوم حدیث، بالخصوص اصول حدیث کے موضوع سے متعلق اہم نوعیت کا علمی مواد موجود ہے۔ عنوانِ مقالہ کی مناسبت کے حوالے سے ادارے نے اب تک جو کتابیں شائع کی ہیں، ان میں سے گیارہ اہم کتابوں[۱] کا زیر نظر مقالہ میں تعارفی و تجزیاتی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتابیں بالواسطہ یا بلاواسطہ حدیث و سنت

۞ اسسٹنٹ پروفیسر / صدر شعبہ حدیث و سنت، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد۔ (mubashir.hussain@iiu.edu.pk)

۱۔ یہ گیارہ کتابیں حسبِ ترتیب درج ذیل ہیں:

- **مسند امام ابو حنیفہؒ**، مصنف، امام ابو نعیم اصفہانی، تحقیق، ڈاکٹر محمد عبد الشہید نعمانی، صفحات ۵۲۸، طبع اول ۲۰۰۰ء
- **معجم السفر**، مصنف، ابو طاہر احمد بن محمد السلفی، تحقیق، ڈاکٹر شیر محمد زمان، صفحات ۸۷۳، طبع اول ۱۹۸۸ء
- **علم جرح و تعدیل**، مصنف، ڈاکٹر سہیل حسن، صفحات ۴۵۹، طبع اول ۲۰۱۴ء
- **معجم اصطلاحات حدیث**، مصنف، ڈاکٹر سہیل حسن، صفحات ۴۲۴، طبع اول ۲۰۰۳ء
- **احادیث احکام اور فقہاے عراق**، مبشر حسین، صفحات ۳۰۷، طبع اول ۲۰۱۵ء
- **خطبات مدارس**، مصنف، سید سلیمان ندوی، صفحات ۳۴۱، طبع اول ۲۰۱۱ء
- **حجیت سنت**، مصنف، شیخ عبد الغنی محمد عبد الخالق، اردو ترجمہ، محمد رضی الاسلام ندوی، صفحات ۸۹۴، طبع اول ۱۹۹۷ء
- **مدنی معاشرہ (عہد رسالت میں)**، مصنف، اکرم ضیا العمری، اردو ترجمہ، عذرا نسیم فاروقی، صفحات ۵۸۸، طبع اول ۲۰۰۵ء
- **دور جدید میں سیرت نگاری کے رجحانات**، مرتب، مبشر حسین، عبد الکریم عثمان، صفحات ۲۰۰، طبع اول ۲۰۱۵ء
- The Porphet Muhammad: A select bibliography in Western languages, by Sher Nowrooz Khan, pp257.
- **حضرت محمد ﷺ : منتخب کتابیات اردو کتب و مقالات**، صفحات ۵۶۴، طبع اول ۲۰۱۶ء

اور علومِ حدیث و سیرت سے متعلق ہیں اور ان میں سے بعض اردو میں، بعض عربی میں اور بعض انگریزی زبان میں لکھی گئی ہیں۔ اس فہرست میں دو ایسی کتابیں بھی شامل ہیں جو اصلاً عربی میں لکھی گئی ہیں، تاہم ان کے وہ اردو تراجم اس مقالہ میں زیر بحث لائے گئے ہیں جنھیں ادارے نے اپنی ذمہ داری پر اردو میں منتقل کروا کر شائع کیا ہے۔

اس مقالے میں مذکورہ بالا تصنیفی ذخیرے کا ایک ایک کر کے پہلے تعارف پیش کیا گیا ہے، پھر ہر کتاب کا تجزیہ کرتے ہوئے اس کی علمی قدر و قیمت اور ضرورت و اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔ مقالے کے آخر میں "خلاصہ و تجاویز" کے عنوان کے تحت ان تصنیفات کے علمی مقام و مرتبہ کا مجموعی تناظر میں تجزیہ کرتے ہوئے ادارے کی علمی و تحقیقی خدمات کو سراہا گیا ہے اور مذکورہ موضوع کی مناسبت سے کچھ ایسی تجاویز بھی دی گئی ہیں، جن پر عمل درآمد سے ادارے کی علمی و تحقیقی ساکھ کو بحال رکھنا ممکن ہے۔

(۱)

کتاب کا نام : **مسند امام ابی حنیفہؒ**

تالیف : امام ابو نعیم احمد الاصفہانیؒ

اشاعت اول : ۲۰۰۰ء

تحقیق : ڈاکٹر محمد عبد الشہید نعمانی

صفحات : ۵۲۸

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اسلامی تاریخ کی ممتاز ترین اور اہلِ سنت کے ایک فقہی مسلک یعنی فقہ حنفی کی بانی شخصیت کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ آپ کی دینی خدمات اور امتِ مسلمہ کے بڑے حصہ کی طرف سے آپ کی فقہ پر عمل و اعتماد کے پیش نظر بے خوفِ تردید آپ کے خلوص اور للّٰہیت کی شہادت دی جاسکتی ہے۔ تاہم فقہی مسایل میں رائے و اجتہاد / قیاس سے بکثرت استفادہ کرنے کے باعث آپ پر دیگر اہل علم کی طرف سے اعتراضات بھی ہوئے۔ انہی اعتراضات میں سے ایک بڑا اعتراض یہ کیا جاتا رہا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فقہی مسائل میں حدیث کو وہ اہمیت نہیں دیتے تھے جو دینی چاہیے اور اسی لیے ان کے پاس حدیث کا ذخیرہ کم تھا۔[۲] بطور دلیل یہ بات بھی کہی جاتی ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کے سلسلہ میں دیگر ائمہ بالخصوص محدثین کی طرح کوئی تصنیف پیش نہیں کی، لہٰذا یہ ان کے قلیل الروایۃ ہونے کا ثبوت ہے۔

۲- تفصیل کے لیے دیکھیے: محمد دسوقی، **حیاتِ امام محمد** (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، ۲۰۰۵ء)، ٦٦۔

واضح رہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر ہونے والے یہ اعتراضات آج یا ماضی قریب سے نہیں، بلکہ فقہ حنفی کی تاریخِ آغاز ہی سے ہوتے چلے آرہے ہیں۔ اعتراضات کرنے والوں میں بعض بڑے محدثین کا نام بھی لیا جا سکتا ہے مثلاً امام اَوزاعی رحمۃ اللہ علیہ (۸۸– ۱۵۷ھ) اس حوالے سے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں "إنا لا ننقم على أبي حنيفة أنه رأى ، كلنا يرى ، ولكننا ننقم عليه أنه يجيئه الحديث عن النبي– صلى الله عليه وسلم– فيخالفه إلى غيره." (ہمیں ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر اس وجہ سے اعتراض نہیں کہ وہ رائے کا استعمال کرتے ہیں، بلکہ رائے کا استعمال تو ہم سب کرتے ہیں۔ ہمیں ان پر اعتراض یہ ہے کہ ان کے پاس حدیث لائی جاتی ہے مگر وہ اس کے خلاف رائے دیتے ہیں۔) [۳]

اسی طرح امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں صلاۃ الاستسقاء کے باب میں نماز استسقاء میں چادر بدلنے کے مسئلہ میں ایک حدیث ذکر کی ہے اور اس کے بعد امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ "نہ نمازِ استسقاء پڑھی جائے گی اور نہ چادر بدلنے کی ضرورت ہے، البتہ ایسے موقع پر صرف دعا مانگی جائے گی۔" تو اس رائے پر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ خالف السنة، یعنی ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے سنت کی مخالفت کی ہے۔[۴] نیز ابن ابی شیبہ جو امام بخاری وامام مسلم وغیرہ کے اساتذہ میں شمار ہوتے ہیں، نے اپنی حدیث کی جامع کتاب المصنف میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تنقید میں ایک باب قائم کیا جس کا عنوان ہے: "هذا ما خالف به أبوحنيفة الأثرالذى جاء عن رسول الله ﷺ." [۵] (ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اللہ ﷺ سے مروی جن روایات کی مخالفت کی، اس سے متعلق باب۔)[٦]

۳– عبد اللہ بن مسلم ابن قتیبہ، **تأويل مختلف الحديث** (بيروت: المكتب الإسلامي: دار الإشراق،۱۹۹۹ء)، ۱: ۱۰۳؛ عبد اللہ بن احمد، **السنة** (دمام: دار ابن القیم، ۱۴۰٦ھ)، ۱: ۲۰۷ (متعلقہ عبارت یہ ہے: إنما ننقم عليه أنه يذكر له الحديث عن رسول الله صلى الله عليه و سلم فيفتي بخلافه.)

۴– محمد بن عیسیٰ ترمذی، **الجامع/ السنن**، باب صلاة الاستسقاء (ریاض: دار السلام، ۱۹۹٦ء)۔

۵– عبد اللہ بن محمد ابن ابی شیبہ (م۲۳۵ھ)، **المصنف** (بيروت: دار الفكر، س،ن)، ۸: ۳٦۳۔

٦– اس عنوان سے واضح ترین لفظوں میں یہ تأثر ملتا ہے کہ امام صاحب نے اپنی فقہی آرا قائم کرتے وقت احادیث رسول ﷺ کی مخالفت کی ہے، حالاں کہ مسلمانوں کے کسی امام یا فقیہ تو دور کی بات، عام آدمی سے بھی یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ قصداً یا بغض وعناد سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی مخالفت کرتے ہوئے اپنی بات منوانے کی کوشش کرے۔

اس باب کے تحت انھوں نے تقریباً ایک سو پچپیس ایسے مسائل کی نشاندہی کی ہے جن میں ان کے بقول امام صاحب کی رائے حدیث کے خلاف ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ امام ابو حنیفہؒ پر کیے گئے اعتراضات کا بڑا حصہ یا تو غلط فہمیوں، معاصرانہ چشمک اور فقہی و مسلکی تعصب پر مبنی ہے یا پھر وہ غیر مستند ہے یا دوسرے لفظوں میں وہ کمزور سندوں کے ساتھ مروی ایسے اقوال اور الزامات ہیں جنھیں ان کے مخالفین نے زبان زد عام کیا ہے۔[۷] چناں چہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب و تلامذہ اور پیروکار اہل علم نے ہمیشہ ان اعتراضات کا علمی دلایل کے ساتھ جواب دیا ہے، بلکہ بہت سے غیر حنفی اہل علم نے بھی اس سلسلہ میں ان کی ہمنوائی کی ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دفاع کے سلسلہ میں ایک پہلو یہ اختیار کیا گیا کہ ان سے مروی روایات / احادیث کو کتابی شکل میں جمع کر کے پیش کیا گیا، کیوں کہ یہ حقیقت ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یا بعد کے محدثین کی طرح حدیث کی کتابیں مدون نہیں کیں۔ البتہ آپ کی زیادہ دل چسپی چوں کہ فقہی / احکامی مسائل کے حوالے سے تھی، چناں چہ فقہی مباحث میں آپ اپنے اصحاب و تلامذہ کو بعض اوقات حدیث املا کرا دیا کرتے تھے۔ اس طرح کی بعض احادیث کو آپ کے تلامذہ نے کتابی شکل میں مرتب بھی کر دیا تھا، مثلاً، کتاب الآثار اور مسند ابی حنیفہؒ کے عنوان سے آپ کے شاگرد قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابیں آج بھی دستیاب ہیں جن میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی سینکڑوں مرفوع و موقوف احادیث و آثار جمع کیے گئے ہیں۔ اسی طرح آپ کے بیٹے حماد اور ان کے علاوہ بعض اور اہل علم نے بھی آپ کی مرویات کو کتابی شکل میں جمع کیا ہے۔ محمد بن محمود خوارزمی (م ۱۳۰۵ھ) نے ایسی پندرہ مختلف مسانید کو ایک کتابی شکل میں جمع کر دیا ہے جن کی نسبت یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ ان میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی احادیث ہیں۔ ان میں سے ایک "مسند ابی حنیفہ" رحمۃ اللہ علیہ کے مولف امام ابو نعیم اصبہانی / اصفہانی (م ۴۳۰ھ) ہیں جو مسلکاً شافعی تھے۔[۸] یہ کتاب جو مسند[۹] کی ترتیب پر ہے،

۷۔ ان اعتراضات کی حقیقت جاننے کے لیے دیکھیے راقم الحروف کی کتاب: **احادیث احکام اور فقہاے عراق** (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، ۲۰۱۵ء)۔

۸۔ دیکھیے: عبدالوہاب بن علی السبکی، **طبقات الشافعية** (مصر: مطبعة عيسى البابي الحلبي، ۱۳۸۳ھ)، ۴: ۱۸۔

۹۔ علوم حدیث کی اصطلاح میں مسند کے درج ذیل تین معانی بیان کیے جاتے ہیں:

۱۔ وہ کتاب جس میں ہر صحابی کی روایات علاحدہ علاحدہ جمع کر دی گئی ہوں۔

۲۔ وہ حدیث جس کی سند مرفوع اور ظاہری طور پر متصل ہو۔ بعض اہل علم کے نزدیک کسی بھی حدیث کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونا کافی ہے، چاہے وہ منقطع ہی کیوں نہ ہو۔

اب تک مخطوط کی شکل میں تھی جسے مولانا محمد عبد الشہید نعمانی [۱۰] نے تحقیق کے بعد شائع کر دیا ہے۔ محقق نے کتاب کے شروع میں ایک جامع مقدمہ بھی لکھا ہے جو ۱۷۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس مقدمے کو انھوں نے درج ذیل چھ ابواب میں تقسیم کیا ہے:

۱۔ مصنف (امام اصفہانیؒ) کی سوانح حیات

۲۔ مصنف کے اساتذہ اور تلامذہ

۳۔ مصنف کی علمی خدمات

۴۔ مسانید ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے مولفین

۵۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح حیات اور محدثانہ مقام

۶۔ (زیر نظر مخطوط کا) منہج تحقیق

اس کتاب میں امام اصفہانی نے ۳۹۴ حدیثیں روایت کی ہیں۔ محقق نے ان تمام احادیث کی اسناد کا مطالعہ کرتے ہوئے اس میں مذکور راویوں کی تفصیلات فراہم کی ہیں اور ممکنہ حد تک احادیث کی تخریج کا اہتمام بھی کیا ہے، البتہ بعض احادیث کی تخریج نہیں کی جا سکی۔ محقق نے بڑی محنت کے ساتھ مخطوط کے متن کی تصحیح کا کام کیا ہے اور جہاں کہیں مخطوط میں غلطی یا خلل کا امکان تھا، وہاں دوسرے مخطوطات اور مصادر سے موازنہ کر کے درست متن پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ انھوں نے کتاب میں مستعمل مشکل (غریب) الفاظ کی حاشیے میں تشریح بھی کی ہے اور احادیث کی ترقیم بھی کر دی ہے۔ اپنی اس مسند کے آغاز میں امام اصفہانی نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے علمی مقام و مرتبے پر ایک مختصر مقدمہ لکھا ہے جس میں انھوں نے امام ابو حنیفہؒ کو تابعی ثابت کیا ہے۔[۱۱]

یہ کتاب اس لحاظ سے اہم ہے کہ اس میں ایک شافعی صاحب علم یعنی امام اصفہانیؒ نے امام ابو حنیفہؒ کی مرویات کو جمع کیا ہے، ورنہ حنفی مکتبِ فکر کے کئی ایک محققین نے اس طرز پر کام کیے ہیں۔

۳۔ حدیث کی سند کے مترادف کے طور پر بھی اسے استعمال کیا جاتا ہے۔ (دیکھیے: سہیل حسن، **معجم اصطلاحات حدیث** (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، ۲۰۰۳ء)، ۳۴۰۔

۱۰۔ مولانا موصوف پاکستان کے مشہور حنفی صاحب علم مولانا عبد الرشید نعمانی مرحوم (م ۱۴۲۰/۱۹۹۹) کے صاحب زادے ہیں۔

۱۱۔ دیکھیے: ابو نعیم احمد اصبہانی، **مسند الإمام أبي حنيفة** (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، ۲۰۰۰ء)، ۱۶۷-۱۷۶۔

(۲)

کتاب : **معجم السفر**

تالیف : ابو طاہر احمد بن محمد السِلَفی

تحقیق : ڈاکٹر شیر محمد زمان

اشاعت اول : ۱۹۸۸ء

صفحات : ۸۷۳

اصفہان / اصبہان کی سر زمین پر اسلام کی ابتدائی صدیوں میں بہت سے مسلمان مورخین اور محدثین پیدا ہوے ہیں۔ ابو طاہر سِلَفی (۴۷۰ / ۱۰۷۵-۵۷٦ / ۱۱۸۰) بھی پانچویں صدی ہجری کی آٹھویں دہائی میں اصفہان میں پیدا ہونے والے نسبتاً ایک غیر مشہور محدث و مورخ ہیں۔ آپ نے اسلامی علوم کی بنیادی تعلیم اصفہان ہی میں حاصل کی اور اس کے بعد عالم اسلام کے دیگر مراکز کی طرف رخت سفر باندھا جن میں سے بغداد میں آپ کا قیام قابل ذکر ہے۔ حدیث اور علوم حدیث میں آپ کو خاص دل چسپی تھی جس کے لیے آپ نے اپنے وقت کے معروف محدثین کے سامنے زانوے تلمذ طے کیا۔[۱۲]

آپ علم اسماء الرجال یعنی حدیث کے راویوں کے ماہر کے طور پر اہل علم میں جانے جاتے ہیں اور اس سلسلے میں آپ نے بہت سی اہم کتابیں اپنے پیچھے چھوڑی ہیں مثلاً **معجم الإصبهانين، المشايخ البغدادية، الوجيز (كتاب الوجيز في ذكر المجاز والمجيز)، فهرست السِلفي، مختصر تاريخ بخارا، انتخاب تواريخ طرابلس، انتخاب السِلفي من كتاب الإرشاد في معرفة علماء بغداد، كتاب الناسخ والمنسوخ، مراسلت الزمخشري و السِلفي، شرط القراءة على الشيوخ، منتخبات الإصفهان، كتاب الابحاث، الفوائد، كتاب الأربعين البلدانية، السُداسيات، الأجزاء الحديثية۔**[۱۳]

۱۲– ابو طاہر سِلَفی، **معجم السفر**، تحقیق، شیر محمد زمان (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، ۱۹۸۸ء)، ۳۹۔

۱۳– نفسِ مصدر، ۵۸-٦۹۔

زیر نظر کتاب بھی بنیادی طور پر فن اسماء الرجال ہی سے تعرض کرتی ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے الفبائی ترتیب سے مختلف راویوں پر گراں قدر تبصرے کیے ہیں۔ کتاب کا عمومی انداز یہ ہے کہ مصنف پہلے ایک راوی سے مروی روایت نقل کرتے ہیں اور پھر اس کے متصل بعد اس کے بارے میں مفید معلومات فراہم کرتے ہیں، مثلاً راوی کا نام و نسب اور علاقہ، تاریخ پیدائش، تاریخ وفات، تعلیم، اساتذہ (مشائخ)، علمی سفر، تعلیمی مشاغل وغیرہ۔ مصنف کا یہ طرز تحریر بعد کے ماہرین اسماء الرجال، جیسے ابن خلکان، سخاوی اور سبکی وغیرہ، نے بھی اختیار کیا ہے۔[۱۴]

یہ کتاب فن اسماء الرجال پر ایک اہم اضافہ ہے مگر ابھی تک یہ مخطوط کی شکل میں تھی۔ ادارہ تحقیقات اسلامی کے سابق ڈائریکٹر جنرل پروفیسر شیر محمد زمان نے ہارورڈ یونی ورسٹی میں اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے کے لیے اس مخطوط کا انتخاب کیا اور نہایت محنت سے اس کی تصحیح و تدوین کر کے اسے اشاعت کے قابل بنایا۔

(۳)

کتاب کا نام : **حجیتِ سنت**

تالیف : شیخ عبد الغنی محمد عبد الخالق

ترجمہ : محمد رضی الاسلام ندوی

نظر ثانی : احمد حسن، محمد میاں صدیقی

اشاعت اول : ۱۹۹۷ء

زیر نظر کتاب کا بنیادی موضوع سنت رسول ﷺ کے صحیح مقام اور مرتبے کا تعین ہے جسے فاضل مصنف نے نہایت شرح و بسط کے ساتھ پیش کیا ہے۔ کتاب کے دیباچے میں مرحوم ظفر اسحاق انصاری لکھتے ہیں کہ ”کتاب کے تمام ہی ابواب قابل قدر ہیں، لیکن اس کا اہم ترین باب وہ ہے جس میں سنت کی حیثیت کو عصمت انبیاء کے تصور سے مربوط کیا گیا ہے۔ یہ کہنا شاید مبالغہ پر مبنی نہ ہو کہ یہ بحث جتنی تفصیل کے ساتھ موجودہ کتاب میں پیش کی گئی ہے اور اس سلسلے میں مصنف کا علمی معیار جس قدر بلند ہے، وہ موجودہ دور کی شاید ہی کسی اور تصنیف میں نظر آئے۔“[۱۵]

۱۴۔ نفسِ مصدر، ۷۰۔

۱۵۔ دیکھیے: عبد الغنی محمد عبد الخالق، **حجیتِ سنت**، مترجم محمد رضی الاسلام ندوی (۱۹۹۷)، ۱۶۔

یہ کتاب ادارہ تحقیقات اسلامی نے "عالمی ادارہ فکر اسلامی" کے اشتراک کے ساتھ شائع کی ہے۔ کتاب بنیادی طور پر عربی زبان میں ہے جس کے مصنف ایک مصری محقق شیخ عبد الغنی محمد عبد الخالق ہیں جب کہ اس وقیع علمی تصنیف کا اردو ترجمہ جناب رضی الاسلام ندوی (نائب مدیر مجلہ **تحقیقات اسلامی**، علی گڑھ انڈیا) نے کیا ہے جب کہ ڈاکٹر احمد حسن مرحوم (سابق پروفیسر، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد) نے اس ترجمے پر نظر ثانی کی خدمت انجام دی۔ مزید برآں "اس نظر ثانی کے بعد پورا مسودہ ڈاکٹر محمد میاں صدیقی کے سپرد کیا گیا جو ادارہ تحقیقات اسلامی کے ایک معروف اسکالر ہیں اور ان سے درخواست کی گئی کہ مسودے کو آخری شکل میں مرتب کر دیں اور اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ ترجمہ صحت مضامین کے علاوہ اپنے اسلوب نگارش اور روانی عبارت کے اعتبار سے بھی کتاب کے شایان شان ہو۔ ڈاکٹر محمد میاں صدیقی نے اس کام کو بڑی دل چسپی سے اور محنت سے انجام دیا۔"[۱۶]

اس حد درجہ محنت اور احتیاط کے بعد ادارے کی طرف سے اس کتاب کو شائع کیا گیا اور پاک وہند کے اردو قارئین میں اس کتاب نے بہت پذیرائی حاصل کی۔ کتاب مندرجہ ذیل چھ ابواب پر مشتمل ہے،

۱۔ سنت کے معانی

۲۔ عصمت انبیا

۳۔ حجیت سنت

۴۔ حجیت سنت کے دلائل

۵۔ منکرین حجیت سنت کے بعض شبہات اور ان کے جوابات

۶۔ سنت سے متعلق کچھ اہم مباحث۔

اس آخری باب کے تحت مصنف نے درج ذیل موضوعات کا احاطہ کیا ہے:

۱۔ کتاب اللہ کے مقابلہ میں سنت کا مقام،

۲۔ سنت کی قسموں کے بارے میں،

۳۔ سنت کی مستقل تشریعی حیثیت

۱۶۔ نفسِ مصدر، ۱۷۔

(۴)

کتاب کا نام : **مدنی معاشرہ (عہد رسالت میں)**

تالیف : اکرم ضیاء العمری

ترجمہ : عذرا نسیم فاروی

ناشر : ادارہ تحقیقات اسلامی

اشاعت اول: ۲۰۰۵ء

زیر نظر کتاب کے مصنف ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری معاصر عرب دنیا میں بحیثیت مورخ بلند مقام رکھتے ہیں۔ آپ ۱۹۴۲ء میں موصل (عراق) میں پیدا ہوئے، ۱۹۶۶ء میں جامعہ بغداد سے تاریخ اسلام میں ایم۔ اے اور ۱۹۷۴ء میں جامعہ عین الشمس (قاہرہ) سے ڈاکٹریٹ کیا۔ جامعہ بغداد اور جامعہ اسلامیہ (مدینہ منورہ) میں تاریخ اسلام کے استاد کی حیثیت سے طویل عرصے تک خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ متعدد کتابوں کے مصنف اور کئی ایک متون کے تصحیح کنندہ ہیں۔ سیرۃ النبی ﷺ پر آپ نے اہم تحریریں پیش کی ہیں۔

زیر نظر کتاب بعنوان، **المجتمع المدني في عهد النبوة** بنیادی طور پر عربی زبان میں لکھی گئی اور اس کا انگریزی ترجمہ "عالمی ادارہ فکر اسلامی، واشنگٹن ڈی، سی" نے شائع کیا جسے مرحومہ عذرا نسیم فاروقی (وفات ۱۴ اگست ۲۰۰۴ء) نے **مدنی معاشرہ (عہد رسالت میں)** کے نام سے اردو میں منتقل کیا۔

ڈاکٹر اکرم ضیاء کی سیرۃ النبی سے متعلقہ تحریریں، بشمول زیر مطالعہ کتاب، دیگر معاصر مصنفین پر بہت سے پہلوؤں سے فوقیت رکھتی ہیں، خاص کر یہ پہلو کہ انھوں نے سیرت نگاری کے اصول و ضوابط پر وقیع مقدمات لکھے ہیں اور پھر ان اصولوں کی روشنی میں سیرت ترتیب دینے کی کوششیں بھی کی ہیں۔ ڈاکٹر عمری نے زیر نظر کتاب کے پہلے حصے میں سیرت نگاری کے منہج تحقیق پر تفصیل کے ساتھ بات کی ہے اور اپنے منہج کو انھوں نے محدثین کے منہج سے مربوط کیا ہے اور کئی جگہ محدثین کے حوالے دے کر اپنی بات کو مستند بنایا ہے اور یہ زاویۂ فکر کہ محدثین کے ہاں ضعیف روایات کی مطلقاً کوئی اہمیت نہیں تھی، یا یہ کہ تاریخ و سیرت کی روایات کو بھی لامحالہ محدثین کے انھیں ضوابط پر پرکھا جائے جو انھوں نے تشریعی احادیث کی جانچ پڑتال کے لیے قائم کیے تھے، کی خود محدثین کے اقوال و تصریحات کی روشنی میں تردید کی ہے۔ آپ نے بطور خاص اس بات پر زور دیا ہے کہ اسلامی تاریخ کی تدوین نو محدثین کے قواعد ہی کی روشنی میں کی جانی چاہیے۔

کتاب کے دیباچے میں فاضل مصنف رقم طراز ہیں:

میں نے اپنی اس کتاب کو ایک طویل عرصے میں مکمل کیا ہے اور بنظر غائر اس کے مندرجات پر توجہ دی ہے۔ اس کتاب میں میں نے یہ کوشش کی ہے کہ محدثین کے اختیار کردہ جرح و تعدیل کے اصولوں کو تاریخی روایات پر منطبق کروں، یعنی وہ طریقۂ کار جو انھوں نے علم حدیث کے باب میں اختیار کیا، وہی تاریخی واقعات کے سلسلے میں اپناؤں۔ مجھے پورا یقین ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فضل و کرم سے میری یہ کاوش سود مند رہی ہے۔ اگر اسی منہج کو اختیار کر کے سیرۃ النبی اور خلفائے راشدین کی حیات مبارکہ قلم بند کی جائے، جس پر موجودہ کتاب لکھی گئی ہے تو اس کے لئے ایک کل وقتی اور طویل المیعاد کام کا بیڑا اٹھانا ہوگا۔ مجھے امید ہے کہ اہل علم بہت جلد اس ضرورت کا احساس کریں گے اور اسلامی تاریخ کے طالب علم اور محققین میری اس کتاب پر اپنی قیمتی آراء سے مجھے نوازیں گے اور اس پر تعمیری تنقید بھی کریں گے۔ ان کے خیالات، یقیناً میرے لیے انتہائی مفید ثابت ہوں گے۔ جہاں تک محدثین کے اختیار کردہ منہج کو تاریخی واقعات و بیانات پر منطبق کرنے کا تعلق ہے تو اس راہ میں ابھی ہم نے پہلا قدم ہی رکھا ہے۔ یہ ایک انتہائی مشکل کام ہے، جس کے لیے نہ صرف حدیث کی اصطلاحات پر مکمل گرفت کی ضرورت ہے۔ بلکہ تاریخی روایات کی مکمل سمجھ اور پرکھ بھی درکار ہے۔ مجھے ایم۔ اے اور پی ایچ۔ ڈی کی سطح پر ایسے متعدد مقالات کی رہنمائی اور نگرانی کرنے کا موقع ملا ہے جن کا تعلق اسی موضوع سے تھا، یعنی کتب حدیث اور مغازی (عسکری مہمات) میں شامل تاریخی روایات کے تنقیدی جائزے سے تھا۔ اس تحقیق و مطالعہ کا مقصد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ کے بارے میں جو معلومات ہم تک پہنچی ہیں، ان کی اچھی طرح چھان پھٹک کی جائے۔ ان مقالات میں سے کچھ تو مکمل ہو چکے ہیں اور کچھ پر تحقیق کی جارہی ہے۔ میرے خیال میں یہ عظیم الشان تجربہ جو گذشتہ چھ برس سے مدینہ منورہ کی جامعہ اسلامیہ میں پوسٹ گریجویٹ سطح پر کیا جارہا ہے، اس قابل ہے کہ اس سیرت نگاری کے باب میں ایک بڑی کامیابی قرار دیا جا سکے۔ اگرچہ اس راستے میں کچھ ایسی مشکلات حائل ہیں جو عام طور پر ہر کام کی ابتداء میں ہوا کرتی ہیں، مگر میں اس معاملے میں بہت پر امید ہوں کہ ہم ان شاء اللہ اس منصوبے کو مزید آگے بڑھانے میں ضرور کامیاب ہوں گے اور سیرۃ النبی ﷺ اپنے تمام پہلوؤں کے ساتھ دوبارہ لکھی جائے گی جس میں تمام تاریخی روایات ایک مکمل اور مستند دستاویز کی شکل میں موجود ہوں گی اور یوں اسلام کے صحیح مقاصد، تصورات اور خصوصیات زیادہ نکھر کر سامنے آئیں گی۔ [۱۷]

کتاب دو بڑے حصوں پر مشتمل ہے، جن میں سے پہلے حصے کے اہم مندرجات بالترتیب درج ذیل ہیں،

۱۔ اسلام کے اولیں دور کی تاریخ نگاری کا منہج: تمہیدی نکات

۲۔ مدنی معاشرہ قبل از ہجرت

۳۔ مدنی معاشرے پر اسلام اور ہجرت کے اثرات

۱۷۔ دیکھیے: اکرام ضیاء العمری، **مدنی معاشرہ عہد رسالت میں** (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، ۲۰۰۵ء)، ۹۔

۴۔ دور نبوی کا نظام مواخات

۵۔ میثاق مدینہ کا اعلان

۶۔ یہودیوں کی عہد شکنی اور مدینے سے ان کا اخراج

۷۔ خیبر اور حجاز کے باقی ماندہ یہودی قلعوں کی فتح

جب کہ کتاب کا دوسرا حصہ جہاد اور غزوات کی تفصیلات سے تعرض کرتا ہے۔ عمری صاحبؒ کی اس کتاب کو ان کی سیرت پر موجود دیگر کتابوں کی طرح کافی پذیرائی ملی اور بہت سی زبانوں میں اس کے ترجمے بھی ہوئے۔ عمری صاحب کے منہج پر کچھ اہل علم نے تحفظات کا اظہار بھی کیا ہے، مثلاً عبدالقادر سندھی صاحب نے اعتراض کیا ہے کہ عمری صاحب نے سیرت کے حوادث و واقعات کے ضمن میں صحیح روایتوں میں موجود بہت سے واقعات کو نظر انداز کر دیا ہے، مثلاً: نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی پیدائش کے دن اور تاریخ کا مسئلہ، آپؐ کے والدین کے ایمان کا مسئلہ، بچپن میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے بکریاں چرانے کا مسئلہ، تعمیر کعبہ کے وقت حجر اسود کو اس کی جگہ رکھنے کے وقت ہونے والے نزاع کے خاتمہ کا مسئلہ، صغر سنی میں تعمیر کعبہ کے وقت اپنے ازار بند کو اتار کر کندھے پر رکھنے کا مسئلہ، زید بن عمرو بن نفیل کا قصہ جو دور جاہلیت میں دین حنیفی کے پیروکار تھے، وغیرہ۔

(۵)

کتاب کا نام : **معجم اصلاحاتِ حدیث۔۔۔ الجرح والتعدیل (تعریفات، اصطلاحات، الفاظ)**

مولف : ڈاکٹر سہیل حسن

ناشر : ادارہ تحقیقات اسلامی

اشاعت : ۲۰۱۳ء

مسلمان اہل علم نے اس بات کی ہر ممکن کوشش کی کہ حدیث و سنت کا حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی طرف انتساب ممکنہ حد تک ہر شک و شبہ سے بالاتر بنا دیا جائے۔ انھی کوششوں کے نتیجے میں مختلف علوم حدیث بالخصوص علم اسماء الرجال کا وہ علم وجود میں آیا، جس کے تحت ان تمام لوگوں کے احوال مرتب کیے گئے جو کسی طرح بھی روایت حدیث سے متعلق تھے۔ علم، دیانت، حسب و نسب، ہر زاویے سے ان خواتین و حضرات کے درجات کا تعین کیا گیا جن کی بنیاد پر حدیث کی صحت یا عدمِ صحت کے بارے میں حکم نکالا جا سکتا ہے۔ روایت کو پرکھنے کا یہ عمل، مسلمان محدثین کی غیر معمولی کاوشوں کے نتیجے میں ایک نہایت اعلیٰ و ارفع علمی مقام تک پہنچا اور دیگر علوم و فنون کی طرح

اس علم کی بھی اپنی اصطلاحات وجود میں آئیں۔ زیر نظر کتاب میں انھیں اصطلاحات کو عام فہم بنا کر اردو دان طبقے کے لیے پیش کیا گیا ہے۔

کتاب کے پیش لفظ میں پروفیسر ظفر اسحاق انصاری مرحوم لکھتے ہیں:

عربی زبان اس اعتبار سے بڑی توانا ہے کہ اس میں علم حدیث کے باب میں علمی مواد کی کمی نہیں۔ اردو کا دامن بھی اگرچہ گوہر ہائے تاب دار سے خالی نہیں لیکن اس بات کی ضرورت ہے کہ حدیث کی اصطلاحات اور دوسرے فنی امور کی تشریح وتوضیح پر مشتمل مزید کتب لکھی جائیں۔ زیر نظر کتاب اسی سلسلے کی ایک سنجید کاوش ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت "ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد" کے رفیق محترم ڈاکٹر سہیل حسن کے مقدر میں لکھی تھی کہ وہ اصطلاحاتِ حدیث پر زیر نظر کتاب مرتب کریں اور واقعہ یہ ہے کہ علم حدیث کی خدمت کے لئے جس علم اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال سے جس تعلقِ خاطر کی ضرورت ہے، اس سے اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر سہیل حسن اور ان کے علمی خانوادے کو نوازا ہے۔ آپ کے والد گرامی مولانا عبد الغفار حسن حدیث کے ایک جید عالم ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اس علم کے خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ ڈاکٹر سہیل حسن اس سے قبل عربی زبان میں اس موضوع پر قابل قدر کام کر چکے ہیں۔ یقیناً وہ ان گنے چنے افراد میں شامل ہیں جو اس کارِ بلند کے اہل ہو سکتے ہیں۔"[۱۸]

کتاب کا تعارف کراتے ہوئے فاضل مصنف اس کے مقدمے میں لکھتے ہیں کہ

اس (کتاب) میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ اس فن کی تمام اصطلاحات جمع کر دی جائیں۔ اس سلسلے میں دو کتابوں سے بھرپور مدد لی گئی ہے۔ پہلی کتاب ترکی زبان میں ڈاکٹر مجتبیٰ اوگور کا حدیث انسائیکلوپیڈیا ہے۔ اس کتاب سے صرف منتخب اصطلاحات اخذ کی گئی ہیں۔ دوسری کتاب ڈاکٹر ضیاء الرحمن اعظمی کی **معجم مصطلحات الحديث و لطائف الأسانيد** (عربی) ہے۔ اس میں شامل تمام اصطلاحات مع تفصیل، ترجمہ کرنے کے بعد زیر نظر معجم میں شامل کر دی گئی ہیں اور جہاں بھی اس میں تشنگی محسوس ہوئی، اسے مصادر کی مدد سے مکمل کیا گیا ہے۔ بعض جزئی تفصیلات سے صرف نظر کرتے ہوئے اصل مقصود بیان کیا گیا ہے۔ بلاشبہ اس کتاب میں چند بہت اہم مباحث پر تفصیل ملتی ہے، مثلاً تخریج، تدوین اور کتب رجال وغیرہ۔ مرتب دونوں حضرات کا انتہائی شکر گزار ہے۔۔۔ اس کے علاوہ اس معجم میں بعض ایسے مباحث شامل کیے گئے ہیں جو شاید اور کسی کتاب میں یکجا نہ مل سکیں، مثلاً تحویل کی صورت میں اسناد پڑھنے کا طریقہ، مختلف صحابہ کی روایت کردہ احادیث کی تعداد، محدثین کرام اور ان کی مولفات کا تعارف وغیرہ۔[۱۹]

کتاب میں شامل تمام اصطلاحات کو الفبائی ترتیب سے مرتب کیا گیا ہے۔ اہل علم اور طلبا میں اس کتاب کی پذیرائی کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ اب تک یہ کتاب متعدد بار شائع ہو چکی ہے۔

۱۸۔ دیکھیے: سہیل حسن، ***معجم اصطلاحات حدیث***، پیش لفظ، ظفر اسحاق انصاری (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، ۲۰۱۳ء)، ۴۴۔

۱۹۔ نفس مصدر، ۵۸۔

(۶)

کتاب کا نام : **علم جرح وتعدیل**

مصنف : ڈاکٹر سہیل حسن

ناشر : ادارہ تحقیقات اسلامی

اشاعت اول : ۲۰۱۴ء

حدیث کی تحقیق میں علم جرح وتعدیل کی جو اہمیت ہے وہ اہل علم سے مخفی نہیں، تاہم اس کے باوجود اردو زبان میں اس فن کے بارے میں کوئی مفصل کتاب موجود نہیں تھی، چناں چہ اسی ضرورت کے پیش نظر یہ کتاب مرتب کی گئی ہے۔ اس موضوع پر عربی زبان میں کئی اہم کتب اس سے پہلے شائع ہو چکی ہیں، جن سے فاضل مصنف نے اس کتاب کی تالیف میں استفادہ کیا ہے، مثلاً ڈاکٹر محمد ضیاء الرحمٰن اعظمی کی کتاب **دراسات في الجرح و التعديل**، ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری کی کتاب **بحوث في تاريخ السنة المشرفة** اور ڈاکٹر عبد العزیز بن عبد اللطیف کی کتاب **ضوابط في الجرح و التعديل**۔ کتاب کا تعارف کراتے ہوئے فاضل مصنف مقدمے میں لکھتے ہیں:

> علم جرح وتعدیل کے بارے میں عموماً یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ چند لوگوں نے اپنی مرضی سے راویان حدیث کے بارے میں منفی یا مثبت رائے کا اظہار کیا ہے اور اسی بنیاد پر احادیث کی صحت وسقم کے بارے میں فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ اس کتاب کے ذریعے یہ غلط فہمی دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ یہ علم انتہائی ٹھوس بنیادوں پر قائم ہے۔ صرف سنی سنائی باتوں پر حکم نہیں لگایا گیا، بلکہ اس فن میں علمائے جرح وتعدیل، راویان حدیث کی تمام روایات کا بغور مطالعہ اور پرکھنے کے بعد کوئی رائے قائم کرتے ہیں اور اس کے بعد اپنے مخصوص الفاظ میں اس راوی کے بارے میں اپنی استنباط کردہ رائے بیان کرتے ہیں۔ ان تمام نقاد کی آراء جمع کرنے کے بعد ہی کسی راوی کے بارے میں یہ فیصلہ کیا جاتا ہے، کسی ایک شخص کی رائے کی بنا پر حدیث کو قبول یا رد نہیں کیا جا سکتا، بلکہ حدیث کے قبول ورد کے بھی قواعد وضوابط ہیں، انہی کی روشنی میں یہ تمام فیصلے کیے جاتے ہیں۔ اس کتاب میں کوشش کی گئی ہے کہ علم جرح وتعدیل کے بارے میں تمام اہم مباحث جمع کر دیے جائیں، مثلاً: جرح وتعدیل کی شرعی اور اصطلاحی حیثیت، اسباب، احکام، الفاظ اور عبارات، مشہور نقادان کرام کا مختصر تذکرہ اور اس موضوع کی اہم تصانیف وغیرہ۔[۲۰]

فاضل مصنف نے کتاب کو درج ذیل آٹھ ابواب میں تقسیم کیا ہے،

۲۰- دیکھیے: سہیل حسن، **علم جرح وتعدیل** (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، ۲۰۱۴ء)، ۶-۷۔

۱- تمہیدی مباحث

۲- جرح وتعدیل کی شرعی حیثیت

۳- جرح وتعدیلِ راوی

۴- طبقات راویان حدیث

۵- احکام جرح وتعدیل

۶- جرح وتعدیل کے الفاظ اور عبارات

۷- جرح وتعدیل کے مشہور نقاد کرام

۸- جرح وتعدیل کے بارے میں تصنیفات

کتاب کے آخر میں مصادر ومراجع کی فہرست بھی شامل کی گئی ہے۔ اردو زبان میں یہ کتاب اپنے موضوع پر ایک عمدہ اضافہ ہے۔

(۷)

کتاب کا نام : احادیث احکام اور فقہاے عراق

مصنف : مبشر حسین

ناشر : ادارہ تحقیقات اسلامی

اشاعت اول : ۲۰۱۵ء

قرآن و سنت کے بارے میں امت مسلمہ کا روزِ اول سے اتفاق رہا ہے کہ یہ دونوں شریعت کے بنیادی مصادر ہیں۔ قرآن مجید کی نقل وروایت تواتر کا درجہ رکھتی ہے، جب کہ سنت / حدیث کا پورا ذخیرہ متواتر نہیں ہے، بلکہ بڑا حصہ اخبارِ آحاد پر مشتمل ہے جس کی قبولیت وعدم قبولیت کے بارے میں وضع کیے گئے بعض اصولوں کے حوالے سے خیر القرون کے مکاتبِ فقہ میں اختلاف رائے موجود رہا ہے۔ فقہ حنفی کے مؤسّس امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب و تلامذہ نے اس سلسلے میں جن اصولوں کو اہمیت دی، ان کے معاصر بعض دوسرے اہل علم بالخصوص امام شافعیؒ اور ان سے متاثر محدثین کی طرف سے ان میں سے بعض اصولوں پر سخت نقد و اعتراضات بھی کیے گئے۔ یہ الگ بات ہے کہ ان اعتراضات کا بڑا حصہ غلط فہمی پر مشتمل ہے۔

برصغیر پاک وہند میں فقہی و تقلیدی جمود کے ردّ عمل میں یہ موضوع ایک مرتبہ پھر سے زندہ ہوا اور یہاں کی مناظرانہ فضا میں اپنے نقطۂ عروج پر پہنچ گیا۔ اہل حدیث فکر و اسلوب کے حاملین نے امام شافعیؒ کی طرح

حنفی مکتب فکر کے حدیث (بالخصوص خبر واحد) کے ردّ و قبول کے اصولوں کو اپنی تقریروں اور تحریروں میں خاص تنقید کا نشانہ بنایا جس کے جواب / دفاع میں حنفی اہل علم نے بھی خوب لٹریچر مہیا کیا۔ اس مناظرانہ فضا کا ایک منفی پہلو یہ سامنے آیا کہ بہت سے سنجیدہ اہل علم بھی حنفی منہجِ حدیث کے بارے میں شکوک و شبہات کا شکار ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

۳۰۷ صفحات پر مشتمل زیر نظر کتاب **احادیثِ اَحکام اور فقہاءِ عراق** میں بنیادی طور پر اس بات کو موضوعِ مطالعہ بنایا گیا ہے کہ عراقی / حنفی فقہا کے فقہی مباحث میں حدیث و سنت کو کیا اہمیت اور مقام و مرتبہ حاصل رہا ہے اور حدیث و سنت کی تصحیح و تضعیف کے سلسلے میں ان کے پیش نظر کیا اصول و ضابطے کار فرما رہتے تھے۔ علاوہ ازیں اس کو بھی موضوعِ بحث بنایا گیا ہے کہ حنفی مکتبِ فکر کی بنیادوں میں اَحکامی احادیث کا کس حد تک ذخیرہ موجود ہے۔

> کتاب کے مصنف نے موضوع سے متعلقہ ضروری مواد، بالخصوص صاحبین (امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ) کی دست یاب تمام تحریروں کا تنقیدی مطالعہ کیا اور اپنے نتائج کو عمدگی اور دیانت داری کے ساتھ قارئین کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ نتائج تحقیق میں یہ بات بھی شامل ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب و تلامذہ کے دور میں اَحکامی احادیث کا بڑا ذخیرہ کوفہ اور اس کے گرد ونواح میں موجود تھا اور یہ حضرات اس ذخیرہ حدیث سے پوری طرح آگاہ تھے، گو کہ انھوں نے حدیث کی اس طرح روایت نہیں کی جس طرح امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور بعد کے محدثین نے کی ہے۔ لہٰذا یہ رائے کہ اہل کوفہ اس لیے قیاس ورائے کو زیادہ بروئے کار لائے کہ ان کے پاس حدیث کا ذخیرہ کم تھا، قطعی طور پر غلط ہے۔[۲۱]

پروفیسر سعید الرحمٰن (چیئرمین شعبہ اسلامیات، بہاؤالدین زکریا یونی ورسٹی، ملتان)، ڈاکٹر معین الدین ہاشمی (ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ حدیث و سیرت، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد) اور محترم عمار خان ناصر (مدیر ماہنامہ **الشریعہ**، گوجرانوالہ) نے اس کتاب پر نظر ثانی کی ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب مسلمانانِ پاک وہند کے مسلکی اختلافات کی شدّت و حدّت میں نمایاں کمی کا باعث ضرور ثابت ہوگی۔

(۸)

کتاب کا نام : **خطباتِ مدراس**

مصنف : سید سلیمان ندوی

ناشر : ادارہ تحقیقات اسلامی

۲۱۔ دیکھیے: مبشر حسین، **احادیث احکام اور فقہاے عراق** (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، ۲۰۱۵ء)، ۲۸۰۔

اشاعت اول : ۲۰۱۱ء

علامہ شبلی نعمانیؒ کے شاگرد رشید اور سیرت النبیؐ پر ان کے عظیم الشان تالیفی منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے والے سید سلیمان ندویؒ نے ۱۹۲۵ء میں سیرت نبوی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر آٹھ خطبات دیے۔ یہ خطبات ان کی زندگی ہی میں (دسمبر ۱۹۲۵ء میں) کتابی صورت میں **خطباتِ مدراس** کے نام سے شائع ہوئے اور عام و خاص میں اتنے مقبول ہوئے کہ آج تک اس کی کتابی صورت مسلسل شائع ہوتی رہی ہے۔ اس کتاب کی پہلی اشاعت کے دیباچے میں سید سلیمان ندوی ان خطبات کا پس منظر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

آئندہ صفحات میں سیرۃ نبویؐ کے مختلف پہلوؤں پر چند خطبات (لکچر) ہیں جو جنوبی ہند کی "اسلامی انجمن" کی فرمائش سے اکتوبر اور نومبر ۱۹۲۵ء میں دیئے گئے تھے۔ مدراس میں کچھ برسوں سے ایک امریکن عیسائی کی فیاضی سے مدراس یونیورسٹی کے طلبہ کے سامنے کوئی نہ کوئی ممتاز عیسائی فاضل حضرت مسیح علیہ السلام کی کی حیات و سوانح اور مسیحی مذہب کے متعلق چند عالمانہ خطبے دیتا ہے۔ یہ خطبے سال بسال ہوتے ہیں اور نہایت دلچسپی سے سنے جاتے ہیں۔ یہ دیکھ کر مدراس کے چند مخلص تعلیمی کار فرما مسلمانوں کے دلوں میں یہ خیال آیا کہ یہاں انگریزی مدارس کے مسلمان طالب علموں کے لئے بھی مسلمانوں کی طرف سے اسی قسم کی کوشش کی جائے، یعنی سال بہ سال کسی مسلمان فاضل کی خدمات حاصل کی جائیں جو اسلام اور پیغمبر اسلام پر طلبا سے انگریزی کے ذوق اور موجودہ رنگ کے مطابق خطبات دے سکے۔ خوش قسمتی سے اس کام کے مالی پہلو کی کفالت کے لئے مدراس میں ایک ایسی ہستی مل گئی جس نے ہر طرح اس کی ضمانت کرلی۔ یہ سیٹھ ایم جمال محمد صاحب کی ذات تھی جن کی فیاضی سے مدراس کی متعدد تعلیمی درسگاہیں سیراب ہو رہی ہیں۔ امید ہے کہ موصوف کا اسلامی درد اس سلسلہ کو تادیر قائم رکھنے کی تدبیر میں آئندہ بھی مصروف رہے گا اور "خطبات اسلامیہ مدراس" کا یہ سلسلہ یورپ کے مشہور خطبات کے سلسلوں کی طرح بہت مفید اور شہرت پذیر ہوگا۔ یہ میری سعادت ہے کہ اس اہم اور مقدس کام کے لئے سب سے پہلے میری حقیر ذات کا انتخاب عمل میں آیا اور اس طرح مجھے موقع ملا کہ میں اس عظیم الشان سلسلہ کی پہلی کڑی بن سکوں۔ یہ خطبے مدراس کے لالی ہال میں مغرب کے بعد ہر ہفتہ اور بعض ہفتہ میں دو دفعہ دیئے گئے، اور اس طرح یہ آٹھ خطبے اکتوبر ۱۹۲۵ء کے پہلے ہفتہ سے شروع ہو کر نومبر ۱۹۲۵ء کے اخیر ہفتہ میں ختم ہوئے۔ سیٹھ حمید حسن صاحب ناظم مجلس کا شکر گزار ہوں کہ ان خطبات کے لئے ہر قسم کا اہتمام، اعلان اور ان کے انگریزی ترجمہ کا کام انھوں نے انجام دیا۔ مدراس کی مسلمان پبلک کا ممنون ہوں کہ اس خشک بیان کو جو کبھی دو دو اور تین تین گھنٹے تک جاری رہا، انھوں نے صبر و تحمل سے سنا اور اس کی قدر کی۔ غیر مسلم حضرات بھی شکریہ کے مستحق ہیں جنھوں نے باوجود اردو آسانی سے نہ سمجھ سکنے کے، حقیقت کی جستجو کے لئے ان جلسوں میں شرکت کی۔ مدراس کے اردو اور انگریزی اخبارات کا شکر گزار ہوں۔ جنھوں نے ہر ہفتہ ان خطبوں کا خلاصہ اپنے کالموں میں شائع کیا۔ اخبار ہند و اور

دیلی ایکسپریس مدراس خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں جنھوں نے فیاضی کے ساتھ اپنے کالم ان خطبوں کی انگریزی تلخیص کی اشاعت کے لئے وقف کیے۔[۲۲]

یہ آٹھ خطبے درج ذیل موضوعات پر مشتمل ہیں:

۱۔ انسانیت کی تکمیل صرف انبیاے کرام علیہم السلام کی سیرتوں سے ہو سکتی ہے۔

۲۔ عالمگیر اور دائمی نمونۂ عمل صرف محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت ہے۔

۳۔ سیرت نبوی ﷺ کا تاریخی پہلو۔

۴۔ سیرت نبوی ﷺ کی کاملیت۔

۵۔ سیرت نبوی ﷺ کی جامعیت۔

۶۔ سیرت نبوی ﷺ کی عملیت۔

۷۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا پیغام۔

۸۔ پیغام محمدی (ایمان اور عمل)۔

اس کتاب کے ایک جدید ایڈیشن کی ضرورت عرصۂ دراز سے محسوس کی جا رہی تھی۔ یہ سعادت حافظ محمد رحمت اللہ ندوی کے حصے میں آئی جنھوں نے نہ صرف خطبات مدراس کو معاصر معیاری عربی میں منتقل کیا، بلکہ کتاب کو علمی اعتبار سے اور زیادہ وقیع اور مفید بنا دیا۔ نہایت محنت اور عرق ریزی سے اس میں مذکور آیات اور احادیث کی تخریج کی، تلمیحات اور دیگر حوالوں کے پیشِ نظر حواشی تحریر کیے اور مصادر و مراجع اور دیگر علمی فہارس شامل کیں۔ ان کی اس کاوش کی بدولت کتاب کی علمی قدر و قیمت میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ زیر نظر اردو کتاب جناب رحمت اللہ ندوی کی تحقیق و تدوین شدہ اشاعت سے استفادہ پر مبنی ہے اور اس کے آخر میں مصادر و مراجع اور اعلام کی فہرستیں بھی شامل اشاعت ہیں۔

(۹)

کتاب کا نام : **دور جدید میں سیرت نگاری کے رجحانات**

مرتب : مبشر حسین، عبد الکریم عثمان

ناشر : ادارہ تحقیقات اسلامی

اشاعت اول : ۲۰۱۵ء

۲۲۔ دیکھیے: سید سلمان ندوی، خطباتِ مدراس (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی)، ۱۱۔ ۱۲۔

قومی اور بین الاقوامی سطح پر مختلف علمی، تاریخی، ثقافتی اور مذہبی موضوعات پر سیمی نار، ورک شاپ اور کانفرنسوں کا انعقاد، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی کی شان دار علمی روایت ہے۔ اس سلسلے میں ادارہ جن موضوعات پر خراج تحسین وصول کر چکا ہے، ان میں سے چند اہم موضوعات درج ذیل ہیں:

۱۔ **برصغیر میں مطالعۂ قرآن**

۲۔ **برصغیر میں مطالعۂ حدیث**

۳۔ **امام ابو حنیفہؒ: حیات، فکر اور خدمات**

۴۔ **اجتماعی اجتہاد: تصور، ارتقا اور عملی صورتیں**

۵۔ **جنوبی ایشیا میں اسلامی قانونی فکر اور ادارے**

اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے ۲۰۱۱ء میں ادارے کے شعبۂ سیرت کی طرف سے "دورِ جدید میں سیرت نگاری کے رجحانات" کے موضوع پر ایک بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں پاکستان کے علاوہ بیرونی دنیا (امریکہ، یورپ، افریقہ، اور وسطی ایشیا) سے مقالہ نگاروں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ انگریزی، عربی اور اُردو میں ایک سو سے زائد مقالات پیش کیے گئے۔ انگریزی میں پڑھے گئے اہم مقالات ادارے کے انگریزی مجلے *Islamic Studies* (جلد ۵۰، عدد ۲) میں شائع ہو چکے ہیں، جب کہ اُردو کے اہم مقالات مزید تقییم کے بعد کتابی شکل میں شائع کیے گے ہیں۔ یہ کل ستائیس (۲۷) مقالات ہیں اور زیرِ نظر ۷۰۰ صفحات پر مشتمل یہ ضخیم کتاب انھی مقالات کی تدوین و ترتیب پر مشتمل ہے، جسے درج ذیل پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے:

۱۔ سیرت نگاری کے اُصول و مصادر

۲۔ سیرت نگاری اور غیر مسلم

۳۔ سیرت نگاری کے اسالیب و مناہج

۴۔ سیرت نگاری کے تاریخی و علاقائی جائزے

۵۔ چند اہم کتبِ سیرت: تعارفی و تنقیدی مطالعہ

اس مجموعے میں جو مقالات شاملِ اشاعت ہیں، امید ہے کہ قارئین بالخصوص سیرت کے طلبہ اس سے ضرور مستفید ہوں گے۔

(۱۰)

کتاب کا نام : *The Prophet Muhammad: A select bibliography in Westerns language*

مولف : شیر نوروز خان

ناشر : ادارہ تحقیقات اسلامی

اشاعت اول : ۲۰۱۵ء

صفحات : ۲۵۷

ادارہ تحقیقات اسلامی میں شعبۂ سیرت ۱۹۸۹ء سے قائم ہے، تاہم جب ۱۹۹۹ء میں حکومت پاکستان نے "قومی مرکزِ مطالعۂ سیرت ولائبریری" کے قیام کا فیصلہ کیا تو یہ ذمے داری ادارہ تحقیقات اسلامی کے سپرد کی گئی، چناں چہ ۲۰۰۲ء میں ادارہ تحقیقات اسلامی کے تحت ایک مرکزِ مطالعۂ سیرت اور لائبریری کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا اور گذشتہ چند سالوں سے یہ مرکز سیرتِ طیبہ پر قومی و بین الاقوامی سیمی نار اور علوم سیرت پر علمی لٹریچر کی نشر واشاعت کا اہتمام کر رہا ہے۔ سیرت لائبریری کے لیے دنیا کی اہم زبانوں میں آں حضرت ﷺ کی سیرت مطہرہ پر لکھی جانی والی کتابیں اکٹھی کی جارہی ہیں۔ اب تک تقریباً ۶۵۰۰ کتابیں حاصل کی جاچکی ہیں۔ زیر نظر کتاب، جو بنیادی طور پر مغربی زبانوں میں موجود علوم سیرت کے تفصیلی اشاریے / فہرست پر مبنی ہے، کے مؤلف محترم شیر نوروز خان بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی کے چیف لائبریرین ہیں اور اشاریہ سازی میں انھیں خاصی مہارت حاصل ہے۔ یہ کتاب مغربی زبانوں اور بطور خاص انگریزی میں موجود اَدبِ سیرت کے مطالعہ و تحقیق میں فنی رہ نمائی کے لیے اپنے موضوع پر ایک عمدہ چیز ہے اور اسے کتب سیرت کے مقابلے میں صدارتی ایوارڈ سے بھی نوازا گیا ہے۔

(۱۱)

کتاب کا نام : **حضرت محمد ﷺ : منتخب کتابیات اردو کتب ومقالات**

مولف : شیر نوروز خان

ناشر : ادارہ تحقیقات اسلامی

اشاعت اول : ۲۰۱۶ء

صفحات : ۵۶۴

گذشتہ کتاب کی طرح زیر نظر کتاب بھی بنیادی طور پر علوم سیرت کے تفصیلی اشاریے / فہرست پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی تیاری میں مؤلف نے آں حضرت ﷺ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر لکھی گی اردو کتب اور پاکستانی جامعات کے پی ایچ ڈی، ایم فل اور ایم اے کے تحقیقی مقالات کو مدنظر رکھا ہے۔ علاوہ ازیں ایک سو بیس تحقیقی اور علمی جرائد، جن میں سیرت سے متعلق مقالات و مضامین شائع ہوے ہیں، کا بھی اس میں احاطہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مولف نے انگریزی اور عربی میں لکھی گی ان کتبِ سیرت کو بھی اس کتابیات کا حصہ بنایا ہے جن کے اردو تراجم ہو چکے ہیں، اس لیے یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ اپنی نوعیت کی پہلی جامع کتابیات / فہرست ہے جس میں مولف نے سیرتِ طیبہ پر ۶۲۰۷ اُردو کتب اور مقالات و مضامین کے اندراجات کو اشاریہ سازی کے معروف اصول پر مرتب کر کے اُردو زبان میں سیرت نگاری کے مزید امکانات روشن کر دیے ہیں۔ اس کتابیات میں سیرت طیبہ کو اڑتالیس (۴۸) مختلف ذیلی عنوانات میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر موضوع کے تحت شامل اندراجات کو مصنفین کے ناموں کی ابجدی ترتیب کے لحاظ سے مدون کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی اہمیت کو واضح کرتے ہوے ڈاکٹر سفیر اختر (سابقہ چیف ایڈیٹر، ادارہ تحقیقات اسلامی) لکھتے ہیں:

> جناب شیر نوروز خان نے جملہ کتابوں اور مقالات کے تمام ضروری کوائف پوری احتیاط، لگن اور پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ پیش کیے ہیں۔ اس موضوع پر تاحال جو کوششیں کی گی ہیں، یہ کتابیات ان میں سب سے زیادہ جامع ہے۔[۲۳]

خلاصہ و تجاویز

زیر نظر مقالہ میں ادارے کی گزشتہ بیس سالوں (۱۹۹۷ء-۲۰۱۷ء) میں حدیث و سیرت سے متعلقہ موضوعات پر شایع ہونے والی کتابوں کا تعارف و تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ ان کتابوں کے مندرجات و عناوین ایک طرف خود ان کی اہمیت کی واضح طور پر عکاسی کرتے ہیں اور دوسری طرف اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ ادارے نے حتی الامکان ہمہ جہت پہلوؤں کا انتخاب کر کے اور اپنے فرایض منصبی کے دایرے میں رہتے ہوے ٹھوس علمی تحقیقات پاکستانی معاشرے کے سامنے پیش کی ہیں، مثلاً "مسند ابی حنیفہ" رحمۃ اللہ علیہ اگر متون حدیث کے باب سے تعلق رکھتی ہے تو "حجیت سنت" نامی کتاب سنت کی آینی و تشریعی حیثیت سے بحث کرتی ہے۔ اسی طرح "معجم السفر"،

۲۳- دیکھیے: شیر نوروز خان، **حضرت محمد ﷺ: منتخب کتابیات اردو کتب و مقالات** (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، ۲۰۱۶ء)، پشت سر ورق۔

"علم جرح و تعدیل" اور "معجم اصطلاحات حدیث" نامی کتابیں علوم حدیث کے دیگر پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہیں۔ اسی طرح باقی کتابیں بالخصوص "دور جدید میں سیرت نگاری کے رجحانات"، "احادیث احکام اور فقہاے عراق" اور "مدنی معاشرہ" وقت کے بدلتے تقاضوں کو پورا کرنے کی کوشش معلوم ہوتی ہیں۔

مذکورہ بالا تمام تحقیقی نوعیت کی کتابوں میں نہایت اہم علمی موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے، لیکن اس کے باوجود بہت سے پہلو ابھی بھی تشنہ معلوم ہوتے ہیں جن پر علمی و تحقیقی کام کی اَشد ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر متون حدیث کی بنیادی کتابوں کے اردو تراجم بہت پرانے ہو چکے ہیں، مثلاً جیسے علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ کے تراجم حدیث کم و بیش ڈیڑھ صدی پرانی اردو میں ہیں۔ نیز اس وقت پاکستان میں کتب احادیث کے جو تراجم عام طور پر دستیاب ہیں، ان کی اردو زبان اتنی "عربیت"، اعلیٰ علمی اصطلاحات اور نامانوس و "اجنبی" الفاظ سے معمور ہوتی ہے کہ نسل نو اس اردو کو آسانی تو دور، مشکل کے ساتھ بھی سمجھنے سے قاصر ہے۔ اس لیے ضرورت ہے کہ ان بنیادی مصادر کے آسان، سلیس اور مستند تراجم کیے جائیں۔ اسی طرح حدیث اور قرآن مجید کے مروجہ تراجم اگر کسی ایک مسلک کے ہاں قابل قبول ہیں تو دوسرے مسلک میں اس پر خاصے اعتراضات پائے جاتے ہیں اور یوں فقہی و مسلکی کشیدگی بعض اوقات اپنے علمی و اخلاقی اصول و ضوابط کے دایرہ کار سے باہر نکل کر انتشار پیدا کرتی اور فرقہ واریت کو ہوا دیتی ہے۔ اس پس منظر کو دیکھتے ہوے ادارے کے ارباب حل و عقد کی خدمت میں ایک تجویز یہ ہے کہ قرآن مجید اور احادیث کے بنیادی ذخایر کے ایسے مستند تراجم کیے جائیں جن پر پاکستان میں بسنے والے مختلف المسالک مسلمانوں کا اتفاق ہو سکے۔ اور اگر کسی جگہ ترجمہ پر اتفاق راے ممکن نہ ہو تو وہاں "اختلافی نوٹ" کے طور پر جمہور کے مقابل اہل علم طبقے کی راے درج کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

ادارہ تحقیقات اسلامی ایک غیر تجارتی ادارہ ہے۔ اس کے بنیادی مقاصد میں یہ بات شامل ہے کہ یہ ادارہ اسلامی علوم پر محققانہ کتابوں کی اشاعت کر کے معاشرے کو صحیح اسلامی خطوط پر چلنے میں معاون بنے گا۔ اسی لیے ادارے کی تصنیفات میں بنیادی طور پر تحقیقی رنگ غالب ہوتا ہے، مگر اس تحقیقی رنگ کو مزید گاڑھا کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے اسلامی یونی ورسٹی کے اصحاب حل و عقد کے علاوہ حکومت پاکستان کو بھی چاہیے کہ وہ ہر طرح کی ضروری معاونت کے ساتھ ادارے کی علمی و تحقیقی ساکھ کو بحال رکھنے کی کوشش کرے، تاکہ یہ ادارہ بہتر سے بہتر طور پر ملک و ملت کی دینی علمی ضروریات کو پورا کر سکے۔ اس وقت ادارے میں محققین کم ہیں، مگر شعبہ جات زیادہ ہیں۔ پورے ادارے میں گزشتہ کئی سالوں سے صرف ایک فل پروفیسر کی تعیناتی کی مثال قایم ہو چکی ہے، حالانکہ یہ ادارہ اپنی فنی ہیئت و ماہیت کے اعتبار سے ایک فیکلٹی سے زیادہ "باصلاحیت" رہا ہے اور اس کے ہر

شعبہ میں پروفیسر سے لے کر ریڈر / انویسٹی گیٹر تک پورا میکانزم رہا ہے اور رہنا چاہیے، لیکن افسوس کہ گزشتہ دو دہائیوں سے ادارہ ہر لحاظ سے روبہ زوال ہے۔ اور اس کے اثرات تمام شعبہ جات پر واضح طور پر دیکھے جاسکتے ہیں۔ مثلاً شعبہ حدیث و سنت میں صرف راقم الحروف تعینات ہے اور مجھ سے پہلے بھی پروفیسر سہیل حسن تن تنہا اس شعبہ میں خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ اسی طرح شعبہ سیرت میں عملی طور پر کوئی بھی محقق تعینات نہیں۔ امید ہے اس سلسلہ میں بہتری کے لیے اقدامات کیے جائیں گے۔